حکومتِ پنجاب، محکمہ زراعت
شعبہ اصلاحِ آبپاشی، لاہور

ڈرپ آبپاشی

- پانی کی بچت
- صحیح اور مقررہ وقت پر پانی کی فراھمی
- پیداواری اخراجات میں کمی
- پیداوار اور معیار میں بھتری
- جڑی بوٹیوں کی کم نشوونما
- کھاد و کیمیائی اجزاء کا بھتر استعمال
- ریتلے علاقوں کے لئے موزونیت
- غیر ھموار زمینوں کے لئے موزوں ترین

دائرہ دین پناہ، کوٹ ادو میں ڈرپ آبپاشی

چودھری نثار کا تعلق کوٹ ادو کے گاؤں چک 147/ ML سے ہے ان کا خاندانی پیشہ کاشتکاری ہے۔ ایک سال قبل انہوں نے محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی کی مدد سے اپنے 15 ایکڑ رقبہ پر ڈرپ آبپاشی سے کاشتکاری سے شروع کی۔ ڈرپ آبپاشی کا استعمال انہوں نے کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں کیا بلکہ وہ کاشتکاری میں جدت اور بہتری لانے کے حامی ہیں۔ ڈرپ آبپاشی کے استعمال سے پہلے انہوں نے اس کے بارے ساری معلومات اکٹھی کیں، ایسے کاشتکاروں سے ملے جو ڈرپ سے کاشتکاری کر رہے تھے اور ان کسانوں سے ڈرپ کے فائدے اور مسائل پوچھے پھر ڈرپ آبپاشی سے کاشتکاری کرنے کا فیصلہ کیا اور اپنے اس فیصلے سے وہ مطمئن ہیں۔

" کچھ سال پہلے گیلے وال میں فارم ڈے پر میں نے پہلی مرتبہ ڈرپ آبپاشی کا نظام دیکھا وہاں کپاس کی فصل ڈرپ پر لگی ہوئی تھی۔ پودوں کی نشوونما اور پھل دیکھ کر میں نے فیصلہ کیا کہ یہ اچھی چیز ہے اسے استعمال کرنا چاہیئے۔ پھر میں کچھ اور کسانوں سے ملا جو ڈرپ پر کاشتکاری کر رہے تھے وہ اس سے مطمئن تھے۔ لہذا میں نے بھی ڈرپ آبپاشی سے باغ لگانے کا فیصلہ کیا اور ایک سال کے نتائج سے میں مطمئن ہوں"

چوھدری نثار
دائرہ دین پناہ، کوٹ ادو

باغات طویل دورانیہ کے منصوبے ہوتے ہیں اوران کے نتائج بھی کچھ سالوں بعد ملنا شروع ہوتے ہیں یہ جاننے کے باوجود چودھری نثار نے روایتی فصل کے بجائے باغ لگانے کا فیصلہ کیوں کیا؟ اس کا جواب انھوں نے کچھ اس طرح دیا!

"اگر آپ روایتی طریقہ آبپاشی سے مالٹے کا باغ لگائیں تو وہ کم از کم پانچ سال بعد پھل دینا شروع کرتا ہے جبکہ ڈرپ آبپاشی میں آپ کا باغ تیسرے سال میں پھل دینا شروع کر دیتا ہے۔ میں نے نور ربانی کھر سمیت کچھ اور لوگوں کے ڈرپ آبپاشی پر لگے باغات دیکھے ہیں وہ تیسرے سال میں پھل دینا شروع ہو گئے تھے"

چودھری نثار تجربہ کار کاشتکار ہونے کی وجہ سے فصل کے لئے پانی کی اہمیت، اس پر آنے والے اخراجات اور پانی لگانے کے لئے درکار وقت سے اچھی طرح واقف ہیں۔ ساری زندگی روایتی طریقہ آبپاشی سے کاشتکاری کرنے اور گزشتہ ایک سال سے ڈرپ آبپاشی سے کاشتکاری کے تجربے کی بنیاد پر انہوں سے بتایا کہ ڈرپ آبپاشی میں کم از کم پچاس فیصد پانی کی بچت ضرور ہوتی ہے۔

"یہاں اگر ایک ایکڑ نہری پانی سے سیراب کریں تو 2 تا 3 گھنٹے لگتے ہیں جبکہ ٹیوب ویل کے پانی سے 3 تا 4 گھنٹے لگتے ہیں۔ ہم ٹیوب ویل اور نہری پانی ملا کر لگاتے ہیں اس سے 2 گھنٹے میں ایک ایکڑ سیراب ہوتا ہے۔ پندرہ ایکڑ کے لئے کم از کم 30 گھنٹے لگیں گے۔ ڈرپ سے روزانہ 3 گھنٹوں میں 15 ایکڑ سیراب ہو جاتے ہیں۔ سردیوں میں یہ دورانیہ مزید کم ہو جاتا ہے اور روزانہ بھی پانی نہیں دینا پڑتا۔ اگر گرمیوں کا ہی حساب لگا لیں تو ڈرپ پر زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے میں 18 گھنٹے لگتے ہیں اور روایتی طریقے سے کم از کم 30 گھنٹے لگیں گے اسی لئے ڈرپ آبپاشی بہت بہتر ہے"

ڈرپ آبپاشی کا نظام لگانے میں محکمہ اصلاح آبپاشی والے مالی معاونت کے ساتھ ہر طرح کی تکنیکی مدد اور مشورہ کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ ڈرپ آبپاشی کا نظام لگا کر دینے کے ساتھ زرعی ماہرین اسے چلانے کا طریقہ، پانی، کھاد اور دیگر زرعی مداخلات میں کمی بیشی اور احتیاطی تدابیر سمیت پورے سال یا پوری فصل کا لائحہ عمل بنا کر دیتے ہیں۔ فصل کی بہتری کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس لائحہ عمل پر عمل کیا جائے اس میں اپنی مرضی سے تبدیلی یا کمی بیشی کرنے سے فصل کو نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔

"شروع میں ہم سے غلطی ہو گئی ہم نے باغ میں چند ایکڑ میں جو کی فصل لگا دی تھی اس سے کینوں کے پودوں کی نشوونما پر بُرا اثر پڑا۔ جن پودوں کے ساتھ جو کی فصل لگی تھی ان کی نشوونما اچھی نہیں ہوئی اور جہاں نہیں لگائی تھی وہاں پودوں کی نشوونما بہت اچھی ہوئی ہے۔ اس کے بعد ہم نے ایک اور تجربہ کیا جو کامیاب رہا۔ باغ میں پودے 20x20 کے فاصلے پر لگائے ہوئے ہیں ہم نے چند ایکڑ میں مالٹے کے پودے سے 4 فٹ کا فاصلہ چھوڑ کر گاجر اور مولی اگا لی ساتھ ہی پانی اور کھاد کی مقدار تھوڑی سی بڑھا دی گاجر کی فصل بھی اچھی ہوئی اور کینوں پودوں کی نشوونما بھی ٹھیک ہے اب سارے باغ میں ہر پودے سے 4 فٹ کی جگہ چھوڑ کر نوے دنوں والی فصل اگائیں گے"

ڈرپ آبپاشی میں کھاد اور دیگر زرعی مداخلات کی مد میں خاصی کمی آ جاتی ہے اس میں کھاد کا استعمال فصل اور پودوں کے حساب سے ہوتا ہے۔ روایتی طریقہ کی طرح کھاد کو پورے کھیت میں بکھیرنے کی بجائے اسے ڈرپ کے ذریعے پودوں کی جڑوں تک پہنچایا جاتا ہے۔ چودھری نثار کے تجربات کچھ اس طرح کے رہے!

"ہم نے کھاد کا حساب کتاب لکھا تو نہیں ہے کیونکہ کھاد ایک ہی دفعہ لیتے ہیں اور سارے کھیتوں میں استعمال ہوتی ہے لیکن ڈرپ میں کھاد کا بہترین طریقہ بنا ہوا ہے۔ کوئی مزدوری نہیں کرنی پڑتی، کوئی دقت نہیں اٹھانی پڑتی اور کوئی وقت نہیں لگتا، روایتی طریقہ کی نسبت کم از کم 60 تا 70 فیصد کم کھاد ڈرپ میں بنے کھاد والے ٹینک میں ڈالو اور ڈرپ سسٹم خود بخود کھاد کو پانی کے ساتھ ساتھ پودوں تک پہنچا دیگا"

چودھری نثار جب ڈرپ میں کھاد کی بچت کے بارے بتا رہے تھے تو ان کے پاس بیٹھے ایک بزرگ نے ان کی بات ٹوکی اور اپنی مادری زبان میں کھاد کی افادیت بارے اس طرح بتایا!

"ابا کھاد جھیلے چھٹ کلوں دیندیں ہیں او ایویں ہوندی ہے جیویں فقیر کوں خیرات ڈیوو، کہیں کوں ڈھیر ملدی ہے کہیں کوں گھٹ ملدی اے۔ جیکوں زیادہ ملدی اے او تر ویندے تے جیکوں گھٹ ملدی اے او مر ویندے۔ ڈرپ وچ ایویں نہیں تھیندا ساریں کو برابر کھاد ملدی اے تے فصل وی خوش رہندی اے"

(روایتی طریقے سے کھاد دینا ایسا ہی ہے جیسے فقیر کو خیرات دینا کسی کو کم ملتی ہے اور کسی کو زیادہ۔ جسے زیادہ ملتی ہے وہ ٹھیک رہتا ہے اور جسے کم ملے وہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ ڈرپ میں ایسا نہیں ہوتا سب پودوں کو برابر کھاد ملتی ہے اور فصل بھی خوش رہتی ہے)

ڈرپ آبپاشی میں پانی لگانے کی مزدوری روایتی طریقے سے پانی لگانے کی نسبت بہت کم ہے۔ ڈرپ آبپاشی میں کھالے نہیں بنانے پڑتے اسی طرح کسان ان کھالوں کی دیکھ بھال، مرمت اور حفاظت کے جھنجھٹ سے ماوراء رہتا ہے۔ اس ملاقات کے اختتام پر ڈرپ میں مزدوری کی بچت کا بتاتے ہوئے چودھری نثار کافی خوش دکھائی دیئے۔

"روایتی طریقے میں کسان بیچارہ سارہ دن کسّی لے کر پھرتا رہتا ہے۔ دن رات، سردی گرمی کچھ بھی ہو کھالوں کی دیکھ بھال کرنی پڑتی ہے۔ ڈرپ میں ایسے کوئی مسائل نہیں ہیں۔ کسّی اٹھا کر نہیں پھرنا پڑتا بس کسی زون کا وال کھولنا ہے اور کسی کا وال بند کرنا ہے یہی مزدوری ہے۔ روایتی طریقے سے آبپاشی میں کھیتوں میں کیچڑ ہو جاتا ہے اسی لئے فصل کی دیکھ بھال کے لئے کھیتوں میں نقل حرکت نہیں ہو سکتی۔ ڈرپ میں فصل کی قطاروں کے درمیان آرام سے گھوم پھر سکتے ہیں اور پودوں کو دیکھ سکتے ہیں۔ میں خود پانی لگنے کے دوران کھیتوں میں گھومتا رہتا ہوں اور پودوں کو دیکھتا رہتا ہوں کہ کس کی پرورش کیسی ہو رہی ہے۔"